یہ دنیا حسین ہے

جینے کی ہر طرح سے تمنّا حسین ہے
ہر شر کے باوجود یہ دنیا حسین ہے
دریا کی تُند باڑھ بھیانک سہی مگر
طوفاں سے کھیلتا ہوا تِنکا حسین ہے
صحرا کا ہر سکوت ڈراتا رہے تو کیا
جنگل کو کاٹتا ہوا رستہ حسین ہے

دِل کو ہلائے لاکھ گھٹاؤں کی گھن گرج
مٹّی پہ جو گرا ہے وہ قطرہ حسین ہے
راتوں کی تیرگی ہے جو پُرہَول غم نہیں
صبحوں کا جھانکتا ہوا چہرہ حسین ہے
ہوں لاکھ کوہسار بھی حائل تو کیا ہوا
پل پل چمک رہا ہے جو تیشہ حسین ہے
لاکھوں صعوبتوں کا اگر سامنا بھی ہو
ہر جہد ہر عمل کا تقاضا حسین ہے

جاں نثارؔ اختر

سوالات

1۔ شاعر نے کس کس کو حسین کہا ہے؟
2۔ ''ہر شر کے باوجود یہ دنیا حسین ہے'' اس کا مطلب اپنے لفظوں میں لکھیے۔
3۔ قطرہ معمولی ہوتے ہوئے بھی حسین کیوں ہے؟
4۔ اس نظم کو زبانی یاد کیجیے اور لکھیے۔